REGD. No. L 5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۹۴ ۔ تار کا پتہ ۔ ڈیلی الفضل ربوہ

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

الفضل ربوہ

یوم پنجشنبہ
فی پرچہ دس پیسے
۲۰ شعبان ۱۳۸۲ھ

شرح چندہ
سالانہ ۲۴ روپے
ششماہی ۱۳ "
سہ ماہی ۷ "
خطبہ نمبر ۵ "
بیرون پاکستان
سالانہ ۴۵ "

جلد ۵۲/۱۷ | ۱۷ صلح ۱۳۴۲ ہش ۱۷ جنوری ۱۹۶۳ء | نمبر ۱۵

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

— محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب —

ربوہ ۱۶ جنوری بوقت ۸½ بجے صبح

کل حضور کو دانت میں درد کی کچھ تکلیف رہی۔ ویسے عام طبیعت نسبتاً بہتر رہی۔ اِس وقت طبیعت اچھی ہے الحمد للہ

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ مولےٰ کریم اپنے فضل سے حضور کو صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔

آمین اللّٰھم آمین

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام

ریاءُ النّاس کیلئے جو کام کیا جائے وہ بالکل بے سود اور اُلٹا عذاب کا موجب ہو جاتا ہے

مسلمان کا ہر قول اور ہر فعل قال اللہ اور قال الرسول کے مطابق ہونا چاہیئے

"ریاءُ الناس کے لئے خواہ کوئی کام بھی کیا جاوے اور اس میں کتنی ہی نیکی ہو وہ بالکل بے سود اور اُلٹا عذاب کا موجب ہو جاتا ہے۔ احیاءُ العلوم میں لکھا ہے کہ ہمارے زمانے کے فقراء خدا تعالےٰ کے لئے عبادت کرنا ظاہر کرتے ہیں مگر دراصل وہ خدا تعالےٰ کے لئے نہیں کرتے بلکہ مخلوق کے واسطے کرتے ہیں۔ انہوں نے عجیب عجیب حالات ان لوگوں کے لکھے ہیں۔ وہ بیان کرتے ہیں ان کے لباس کے متعلق لکھا ہے کہ اگر وہ سفید کپڑے پہنتے ہیں تو سمجھتے ہیں کہ عزت میں فرق آئے گا اور یہ بھی جانتے ہیں کہ اگر میلے رکھیں گے تو عزت میں فرق آئے گا۔ اس لئے امراء میں داخل ہونے کے واسطے یہ تجویز کرتے ہیں کہ اعلیٰ درجہ کے کپڑے پہنیں مگر ان کو رنگ لیتے ہیں۔ ایسا ہی اپنی عبادتوں کو ظاہر کرنے کے لئے عجیب عجیب راہیں اختیار کرتے ہیں مثلاً روزہ کے ظاہر کرنے کے واسطے وہ کسی کے ہاں کھانے کے وقت پر پہنچتے ہیں۔ اور وہ کھانے کے لئے اصرار کرتے ہیں تو یہ کہتے ہیں کہ آپ کھائیے مَیں نہیں کھاؤں گا مجھے کچھ عذر ہے۔ اس فقرہ کے یہ معنے ہوتے ہیں مجھے روزہ ہے۔ اس طرح پر حالات ان کے لکھے ہیں۔ پس دنیا کی خاطر اور اپنی عزت اور شہرت کے لئے کوئی کام کرنا خدا تعالےٰ کی رضامندی کا موجب نہیں ہو سکتا۔ اس زمانہ میں بھی دنیا کی ایسی ہی حالت ہو رہی ہے۔ ہر ایک چیز اپنے اعتدال سے گر گئی ہے۔ عبادت اور صدقات سب کچھ ریاکاری کے واسطے ہو رہے ہیں اعمالِ صالحہ کی جگہ چند رسوم نے لے لی ہے۔ اس لئے رسوم کے توڑنے سے یہی غرض ہوتی ہے کہ کوئی فعل یا قول قال اللہ اور قال الرسول کے خلاف اگر ہو تو اسے توڑا جائے جبکہ ہم مسلمان کہلاتے ہیں تو ہمارے سب اقوال اور افعال اللہ تعالےٰ کے نیچے ہونے ضروری ہیں۔ پھر ہم دنیا کی پرواہ کیوں کریں"؟

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ ۹۴)

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کی صحت کے متعلق اطلاع

ربوہ ۱۶ جنوری۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:۔

"رات تھوڑی سی تکلیف رہی۔ اِس وقت طبیعت بہتر ہے"۔

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالےٰ اپنے فضل وکرم سے حضرت میاں صاحب مدظلہ العالی کو شفائے کامل و عاجل عطا فرمائے

آمین اللّٰھم آمین

تعلیم الاسلام کالج کا پانچواں آل پاکستان باسکٹ بال ٹورنامنٹ

۱۷ جنوری کو صبح ۹ بجے شروع ہو رہا ہے

ربوہ ۱۶ جنوری۔ تعلیم الاسلام کالج کا پانچواں آل پاکستان باسکٹ بال ٹورنامنٹ کل صبح ۹ بجے شروع ہو رہا ہے۔ میچ کا افتتاح روایت کے مطابق گزشتہ سال کی جیتنے والی ریلوے ٹیم کے کپتان جناب سید جاوید حسن فرمائیں گے۔ امسال خدا تعالےٰ کے فضل سے ملک کی تمام مشہور ٹیمیں اس ٹورنامنٹ میں شریک ہونگی۔ اس لئے رات کو بھی میچ کھیلے جائیں گے۔ روشنی کا خاطر خواہ انتظام کیا جا رہا ہے۔ شائقین سے التماس ہے کہ وہ ۸½ بجے صبح سے پہلے پہلے تعلیم الاسلام کالج باسکٹ بال کورٹس میں پہنچ جائیں تا کہ وقت پر کھیل شروع کیا جا سکے

میچوں کے ڈراز آج رات ۸½ بجے نکالے جائیں گے

ایڈیٹر: روشن دین تنویر بی۔ اے، ایل ایل۔ بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا۔

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۰ جنوری ۶۳ء

اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ:۔

"میں نے بارہا اپنی جماعت کو کہا ہے کہ تم نرے اس بیعت پر ہی بھروسہ نہ کرنا۔ اس کی حقیقت تک جب تک نہ پہنچوگے تب تک نجات نہیں قشر پر صبر کرنے والا مغز سے محروم ہوتا ہے۔ اگر مرید خود عامل نہیں تو پیر کی بزرگی اسے خود فائدہ نہیں دیتی جب کوئی طبیب کسی کو نسخہ دے اور وہ نسخہ لے کر طاق میں رکھ دے تو اسے ہرگز فائدہ نہ ہوگا کیونکہ فائدہ تو اس پر لکھے ہوئے عمل کا نتیجہ تھا جس سے وہ محروم ہے۔ "کشتی نوح" کا بار بار مطالعہ کرو اور اس کے مطابق اپنے آپ کو بناؤ قد افلح من زکّٰھا۔ یوں تو ہزاروں چور۔ زانی۔ بدکار شرابی۔ بدمعاش آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی امت ہونے کا دعوے کرتے ہیں مگر کیا وہ درحقیقت ایسے ہیں۔ ہرگز نہیں۔ امتی وہی ہے جو آپ کی تعلیمات پر پورا کاربند ہے۔" (ملفوظات جلد چہارم صفحہ ۲۲۳)
(الفضل ۱۲/۲/۶۳ صفحہ اول)

اللہ تعالےٰ اور اللہ تعالےٰ کے رسول پر ایمان لانا اور معاد پر یقین پیدا کرنا ایک عظیم الشان تبدیلی ہے۔ چنانچہ قرآن کریم کے آغاز ہی میں ایمان بالغیب ایمان بالرسول اور معاد پر ایمان لانے کی اہمیت کو واضح کر دیا گیا ہے اور بتایا گیا ہے کہ قرآن مجید ان متقیوں کے لئے ہدایت نامہ ہے جو ایمان بالغیب پر اس کے فرستادہ کلام پر ایمان لاتے ہیں۔ اور معاد پر ایقان پیدا کرتے ہیں۔ اس طرح ایمان لانا ایک عظیم الشان انقلاب ہے جو انسانی زندگی میں پیدا ہوتا ہے۔ بیعت بھی اسی طرح کی چیز ہے۔ جب کوئی انسان کسی کی بیعت کرتا ہے تو اس کے معنی یہی ہوتے ہیں کہ وہ اپنے آپ کو اس کے ہاتھ جس کی بیعت کرتا فروخت کر دیتا ہے۔ تاہم قرآن کریم میں جہاں ایمان بالغیب کلام اللہ پر ایمان اور معاد پر ایقان کا مطالبہ کیا گیا ہے ساتھ ہی ایک اور مطالبہ بھی کیا گیا ہے اور اگر یہ دوسرا مطالبہ نہ ہوتا اور اسکو تسلیم نہ کیا جائے تو ایمان باللہ والرسول اور الیقان بالمعاد کی ایک کوڑی قیمت بھی نہیں رہتی۔ وہ کیا چیز ہے؟ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے:۔

ذالک الکتٰب لاریب
فیہ ھدی للمتقین
الذین یومنون بالغیب
ویقیمون الصلوٰۃ و
مما رزقنٰھم ینفقون

وہ چیز اقامت الصلوٰۃ اور انفاق ہے دوسرے لفظوں میں ایک اللہ تعالےٰ کی عبادت اور دوسرے خلق خدا کی خدمت جب تک یہ دو چیزیں ایمان کے ساتھ شامل نہ ہوں ایمان لانے کا کوئی فائدہ نہیں ہے ہر وقت لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ پڑھتے رہنا اس وقت تک کوئی فائدہ نہیں دے سکتا۔ جب تک اللہ تعالےٰ کے بتائے ہوئے اصولوں کے مطابق یہ دوگونہ عبادت ساتھ شامل نہ ہو۔ اور بغیر اس دوگونہ عبادت کے معاد پر ایقان بھی بے معنی چیز بن جاتا ہے۔ جب عمل ہی نہیں صرف زبان کی رٹ ہے تو معاد پر ایمان کیسے؟ معاد کے تو معنی ہی یہ ہیں کہ ہمارے اعمال کی جزا سزا آخرت کو اللہ تعالےٰ دے گا جب کوئی عمل ہی نہ ہوا۔ تو جزا سزا کا تخیل ہی پیدا نہیں ہو سکتا۔

ہم دیکھتے ہیں کہ خاص کر عیسائی مشنری دنیا میں یہ منادی کرتے یا خوشخبری دیتے پھرتے ہیں کہ یسوع پر ایمان لے آؤ تمہارے گناہ بخش دئے جائیں گے۔ پس یسوع مسیح پر یہ ایمان لانا ہی کافی ہے کہ وہ خدا تعالےٰ کا برہ ہے جو انسانوں کے گناہوں کے لئے صلیب پر لٹک گیا۔ تین دن تک مردہ رہا اور پھر جی اٹھا اور آسمان پر چڑھ گیا اور خدا کے داہنے ہاتھ جا کر بیٹھ گیا۔ کتنا آسان نسخہ ہے۔ حالانکہ اگر ہم متی اول اناجیل ہی پڑھیں تو پہاڑی وعظ ہی اس عقیدہ کی دھجیاں اڑا دیتا ہے۔ ایک انسان پوچھ سکتا ہے کہ جب یسوع مسیح پر ایمان لانے سے گناہ دھل گئے تو اب ان نصائح پر عمل کرنے کی ضرورت کیا ہے؟۔

اس طرح عیسائی پادری جو یسوع مسیح کے صلیب پر انسانوں کے گناہوں کے لئے وفات پانے اور جی اٹھ کر آسمان پر چلے جانے کی بشارت دیتے پھرتے ہیں خود بھی سخت فریب خوردہ ہیں اور دوسروں کو بھی فریب دیتے پھرتے ہیں۔ انجیل متی میں پہاڑی وعظ کا پہلا فقرہ یہ ہے۔

"مبارک ہیں وہ جو دل
کے غریب ہیں کیونکہ آسمان
کی بادشاہی ان ہی کی ہے" (۵/۳)

سوال ہے جب یسوع مسیح پر ایمان لانے سے نجات ہوگئی تو اب دل کا غریب ہونے کی کیا ضرورت ہے۔ جب ہم کسی پادری سے یہ سوال کرتے ہیں تو عموماً اس کا جواب وہ یہ دیتا ہے کہ ایمان لانے کا مطلب ہی یہ ہے کہ دل کا غریب بن جائے۔ ایمان لانا اور دل کا غریب ہونا ایک ہی بات ہے تو اس کا مطلب یہ ہوا کہ صرف ایمان لانے سے نجات نہیں ہو سکتی جب تک انسان دل کا بھی غریب نہ بنے مثلاً ایک شخص یسوع مسیح پر ایمان لے آتا ہے مگر ظلم کرتا ہے۔ غرور کرتا ہے ایسا شخص محض ایمان لانے سے کوئی فائدہ حاصل نہیں کر سکتا۔ اسی طرح پہاڑی وعظ کی دوسری باتیں ہیں۔

اس سے ثابت ہوا کہ ایمان لانا خواہ کتنا ہی عظیم انقلاب کیوں نہ ہو جب تک اس کے ساتھ عبادت اللہ اور خدمت خلق ایسے اعمال نہ شامل ہوں دوسرے لفظوں میں ایمان بغیر عمل کے بے معنی چیز ہے۔ افسوس ہے کہ ہمیں تمام اناجیل کی پڑتال کرنے سے بھی ایک بات بھی ایسی نہیں ملتی جہاں یسوع مسیح نے خود اپنے وعظ کے کسی حکم پر عمل کر کے دکھایا ہو۔ اس طرح عیسائیت کی تسلیم نہ صرف اس لحاظ سے ناقص ہے کہ اس میں ایک طرف تو ایمان کو ہی نجات دینے کے لئے کافی سمجھا گیا ہے تو دوسری طرف خود اناجیل اس نظریہ ایمان کی تردید کرتی ہے بلکہ وہ اسلئے بھی ناقص ہے کہ یسوع مسیح کی طرف جو تسلیم اناجیل کی رو سے منسوب کی جاتی ہے اناجیل میں اس تعلیم کا ایک نمونہ بھی یسوع مسیح کی زندگی کے واقعہ کے طور پر نہیں پیش کیا گیا۔ بلکہ بعض جگہ تو یسوع مسیح کو اپنے پہاڑی وعظ کی خود ہی تردید کرتے دیکھا گیا ہے۔ مثلاً پہاڑی وعظ میں یسوع کہتا ہے

"میں تم سے یہ کہتا ہوں کہ
اپنے دشمنوں سے محبت رکھو
اور اپنے ستانے والوں کے
لئے دعا کرو۔"

مگر اناجیل سے ثابت ہوتا ہے کہ یسوع نے ان دونوں باتوں میں سے خود ایک پر بھی عمل نہیں کیا نہ صرف فریسیوں سے محبت نہیں کی بلکہ ان کو گالیاں دی ہیں۔ انسان تو انسان جب ایک درخت پھل نہیں دیتا تو اس کو بھی بد دعا دیتے ہیں۔

اسی طرح آپ "پہاڑی وعظ" کی ایک ایک بات کو لو آپ کو انجیل میں یسوع کی زندگی میں کوئی واقعہ ایسا نہیں ملے گا جو یہ ظاہر کرتا ہو کہ آپنے ان باتوں میں سے کسی پر خود بھی عمل کر کے دکھایا ہو۔ حالانکہ آپ بقول عیسائی پادریوں کے انسان سے بڑھ کر "خدا" تھے آپ کے لئے تو انہونی بات پر بھی عمل کر گذرنا کچھ مشکل نہیں ہونا چاہیئے تھا۔ بلکہ آپ اپنی اس زندگی کی بھی شکایت کرتے ہیں جو "استاد" ہونے کی وجہ سے آپ کو گذارنی پڑتی تھی اور آخری لمحوں میں ساری رات دعا کرتے رہتے ہیں کہ یہ موت کا پیالہ ٹل جائے بلکہ صلیب پر بھی "ایلی ایلی لما سبقتنی" پکارتے ہیں الغرض اناجیل میں یسوع مسیح کی عملی زندگی کا جو نقشہ کھینچا گیا ہے وہ سچی بات ہے ہرگز کسی برگزیدہ انسان کی زندگی کا نقشہ نہیں ہو سکتا۔ اس کے برخلاف ہم دیکھتے ہیں کہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے ہر مصیبت اور مشکل کا عملاً نہایت دلیری اور جرأت سے مقابلہ کیا ہے۔ اور رضا الہٰی کے لئے بڑی سے بڑی آفت کا مقدم نہایت کشادہ پیشانی سے کیا ہے اور کسی موقعہ پر اپنی ذات کے لئے ہچکچاہٹ نہیں دکھائی۔ آپ کی عملی زندگی حقیقت میں تمام دنیا کی زندگیوں کے ہر پہلو کے لئے ایک مثالی چیز ہے۔ آپ کا ہر عمل معیاری ہے آپ کسی موقع پر بھی دوسرے درجہ کا کردار نہیں دکھاتے بلکہ اوّل درجہ سے بھی بلند تر اعلیٰ اور خاص درجہ کا کردار ظاہر کرتے ہیں۔

آپ ایک شخص سے باتیں کر رہے ہیں وہ شخص ابھی آنے کا وعدہ کر کے کسی کام کے لئے چلا جاتا ہے آپ دوسرے دن تک جب تک وہ آ نہیں چکتا وہیں کھڑے اس کا انتظار کر رہے ہیں۔ طائف کے بدمعاش آپ پر پتھراؤ کرتے ہیں آپ زخمی ہو کر ایک دیوار پر بیٹھ جاتے ہیں اور طائف والوں کے لئے دعا کرتے ہیں۔

مکہ کے لوگوں نے آپ کو اتنی تکلیفیں دیں کہ آخر آپ کو اللہ تعالےٰ کے حکم سے اسے چھوڑ دینا پڑا اور آپ مدینہ ہجرت کر جاتے ہیں مگر قریش مکہ آپ کو وہاں بھی آرام سے نہیں بیٹھنے دیتے۔ آخر آپ نہایت پر امن طریقے دفاعی حد پر

مغربی جرمنی میں تبلیغ اسلام

مختلف ممالک کے معززین کی آمد۔ تقاریر اور لٹریچر کی تقسیم

حضرت نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ کی تشریف آوری

از مکرم محمود احمد صاحب چیمہ بتوسط وکالت تبشیر ربوہ

مورخہ ۱۲ جولائی بروز ہفتہ ربوہ کے سٹیشن پر کثیر احباب نے اپنی دلی دعاؤں کے ساتھ خاکسار کو اعلائے کلمۃ اللہ کی غرض سے الوداع کہا۔ کراچی سے ضروری امور سرانجام دینے کے بعد ۲۶/۷/۶۲ کو رات کے ساڑھے بارہ بجے بذریعہ ہوائی جہاز روانہ ہو کر مورخہ ۲۷/۷/۶۲ بروز جمعہ بوقت آٹھ بجے صبح فرینکفورٹ پہنچا۔ برادرم مسعود احمد صاحب جہلمی فضائی مستقر پر تشریف لائے ہوئے تھے۔ ان کی معیت میں مسجد اور مشن ہاؤس دیکھا۔ مسجد میں نوافل ادا کئے۔ ایک گھنٹہ قیام کیا۔ وہاں سے ایک بجے روانہ ہو کر سوا دو بجے ہیمبرگ پہنچا۔ ہوائی مستقر پر برادرم مکرم چوہدری عبداللطیف صاحب تشریف لائے ہوئے تھے۔ آپ کے ہمراہ یہاں کی مشہور خبر رساں ایجنسی Keystone International کے ہیمبرگ برانچ کے ڈائریکٹر بھی تھے جنہوں نے خاکسار کا انٹرویو لیا۔ اور متعدد فوٹوز لئے۔

عرصہ زیر رپورٹ میں مندرجہ ذیل ممالک سے تقریباً ساٹھ احباب مسجد اور مشن ہاؤس کی زیارت کے لئے آئے جن کو اسلام اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آمد کے بارہ میں معلومات بہم پہنچائیں اور جرمن انگریزی اور عربی لٹریچر بھی پیش کیا گیا۔ یروشلم، جرمنی، مصر، پاکستان، ہندوستان، اردن، ترکی وغیرہ

مورخہ ۱۹/۸/۶۲ کو مسجد زیورک سوئٹزرلینڈ کے سنگ بنیاد کے سلسلہ میں حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ اپنی بچی محترمہ فوزیہ صاحبہ کے ہمراہ لنڈن سے تشریف لائیں۔ فضائی مستقر پر جماعت احمدیہ مغربی جرمنی نے آپ کا پرتپاک خیر مقدم کیا۔ آپ کا استقبال کرنے والوں میں جرمنی میں مقیم پاکستانی احمدی احباب کے علاوہ جرمنی کے نومسلم احباب بھی شامل تھے۔ احباب نے محبت و عقیدت کے اظہار کے طور پر احتراماً آپ کی خدمت میں پھول پیش کئے۔ جرمن پریس نے آپ کی تشریف آوری کی خبر کو نمایاں طور پر فوٹوز کے ساتھ شائع کیا۔ اور اسلام میں عورتوں کے بلند مقام پر روشنی ڈالی۔ آپ نے تین روز مشن ہاؤس میں قیام کیا۔ اور ہیمبرگ کے مختلف مقامات دیکھے۔ مورخہ ۲۲/۸/۶۲ کو آپ یہاں سے ڈنمارک اور پھر زیورک تشریف لے گئیں۔ آپ نے ہمارے مشن کی گیسٹ بک میں مندرجہ ذیل الفاظ میں اپنے تاثرات کا اظہار فرمایا:-

"ہیمبرگ مشن میں مجھے دو روز ٹھہرنے کا موقعہ ملا۔ اس مختصر قیام ہی میں میرے دل پر اس مشن کا بہت اچھا اثر ہے لطیف صاحب محترم اپنے کام میں بیحد دلچسپی لیتے نظر آتے ہیں۔ باوجود اپنی کمزور صحت کے وہ ہمہ تن مصروف ہی نظر آتے رہے۔ جرمن لوگوں پر میں نے خاص طور پر ان کا بہت اچھا اثر پایا۔ مشن میں آنے والی دو تین مستورات بالکل عزیزوں کی طرح ان سے مانوس ہیں۔ میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کو بیش از پیش خدمت کی توفیق عطا فرمائے ان کے ہاتھ سے اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کا پرچم بلند سے بلند ہوتا چلا جائے آمین۔ خدا تعالیٰ ان کی اولاد میں صحیح جذبہ دین کی خدمت کا اور سلسلہ کی محبت و عظمت عطا فرمائے کہ اس دیار غرب میں سب سے بڑا خطرہ ہمارے مبلغین کی اولاد کا مستقبل ہے۔ جسے میں نے ہر جگہ ہی بڑی محسوس کیا ہے۔ خدا کرے ان پر کبھی بھی "رعبِ دجال" نہ طاری ہو آمین

دستخط امۃ الحفیظ"

حضرت بیگم صاحبہ کے قیام کے دوران صاحبزادہ مرزا مجید احمد صاحب اور بیگم صاحبہ صاحبزادہ مرزا مجید احمد صاحب اور صاحبزادہ مرزا مجیب احمد صاحب نے بھی چند یوم قیام فرمایا۔

۱۰ اکتوبر میں مکرم چوہدری عبداللطیف صاحب نے دو پبلک لیکچر دیئے۔ ایک فرینکفورٹ میں جس کی مفصل روئداد اخبار الفضل میں شائع ہو چکی ہے اور دوسرا لیکچر احمدیہ مشن ہیمبرگ کے میٹنگ ہال میں ہوا۔ متعدد احباب نے شریک ہو کر لیکچر سے فائدہ اٹھایا اور اسلام کے بارے میں معلومات حاصل کیں۔ یہ لیکچر تقریباً ۴۵ منٹ تک رہا۔ بعد میں نصف گھنٹہ تک بہت سے احباب نے سوالات کئے جن کے مکرم چوہدری صاحب نے تسلی بخش جواب دیئے۔ لیکچر کے اختتام پر حاضرین نے بہت شوق سے جرمن زبان میں ہمارا لٹریچر لیا۔

۱۰ جولائی سے مکرم چوہدری صاحب رسالہ کی تصنیف اور اشاعت کا کام نہایت باقاعدگی سے کر رہے ہیں۔ جرمن زبان چونکہ مشکل زبانوں میں سے ہے۔ اس لئے مکرم چوہدری صاحب بہت محنت اور جانفشانی سے اس کام کو سرانجام دے رہے ہیں۔ اب یہ رسالہ خدا تعالیٰ کے فضل سے بہت مقبولیت حاصل کر رہا ہے اور وقتاً فوقتاً تعریفی خطوط بھی موصول ہو رہے ہیں۔ مکرم چوہدری صاحب کے ساتھ خاکسار بھی مشن کے تمام کاموں میں ان کا ہاتھ بٹاتا رہا۔ مثلاً خط و کتابت مسجد اور مشن ہاؤس کی صفائی اور رسالہ کی پیکنگ اور ترسیل وغیرہ

علاوہ ازیں خاکسار ایک ترک کو قرآن کریم اور عربی۔ ایک جرمن احمدی کو اردو اور مکرم چوہدری صاحب کے بچوں کو اردو پڑھاتا رہا۔ ہر ماہ رسالہ ریویو آف ریلیجنز مختلف لائبریوں اور یونیورسٹیوں کو بھجوایا جا رہا ہے۔ ہمارے جرمن احمدی بھائی عموماً انگریزی سمجھ لیتے ہیں۔ اس لئے مکرم چوہدری صاحب کے علاوہ خاکسار بھی خطبات جمعہ دیتا رہا ہے۔ مورخہ ۴/۱۱/۶۲ سے خاکسار نے جرمن زبان سیکھنے کے لئے یہاں ایک کالج میں داخلہ لیا ہے۔ جہاں روزانہ تین گھنٹے پڑھائی ہوتی ہے۔ خدا کرے کہ جلد زبان آ جائے تاکہ خدمت دین کا کام احسن طور پر سرانجام دیا جا سکے۔

عرصہ زیر رپورٹ میں مکرم چوہدری صاحب ۲۴/۸/۶۲ کو زیورک تشریف لے گئے تاکہ وہاں مسجد کے سنگ بنیاد کی تقریب میں شامل ہو سکیں۔ آپ کی شمولیت کی وجہ سے مکرم چوہدری مشتاق احمد صاحب باجوہ انچارج سوئٹزرلینڈ مشن کو کافی سہولت رہی اور اسلامی تعلیم کی اشاعت وسیع پیمانے پر بذریعہ ریڈیو اور ٹیلیویژن ہوئی۔ مورخہ ۳/۱۲/۶۲ کو جماعت احمدیہ ہیمبرگ کی طرف سے ایک میٹنگ منعقد کی گئی جس میں مکرم چوہدری عبداللطیف صاحب انچارج احمدیہ مشن مغربی جرمنی کی خدمت میں ان کے واپس پاکستان جانے کے موقعہ پر مندرجہ ذیل ایڈریس جرمن زبان میں پیش کیا گیا۔

"ہم ممبران جماعت احمدیہ ہیمبرگ آپ کی روانگی برائے پاکستان کے موقعہ پر اپنے جذبات اور احساسات کا اظہار کرتے ہیں۔ دس سال سے زائد عرصہ ہوا کہ آپ نے ۱۹۵۱ء میں اپنے مرکز ربوہ کی زیارت کی۔ گویا سب سے پہلے ۱۹۴۹ء میں آپ نے ہمارے ملک میں احمدیہ مشن کا کام شروع کیا۔ اور اس عرصہ میں آپ ایک مقدس فریضہ تبلیغ اسلام کو ادا کرتے رہے ہیں اور یہ خدا تعالیٰ کا خاص فضل ہے کہ جس نے آپ کو اتنے لمبے عرصہ میں اپنے فرائض کو اعلیٰ طور پر ادا کرنے کی توفیق دی ہے ہم آپ کے اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے تہ دل سے ممنون ہیں

آپ کی روانگی سے چند ہفتے قبل آپ کے والد ماجد کی وفات کا ہمیں سخت صدمہ ہے۔ اور ہم اس غم میں آپ اور آپ کے اہل و عیال کے ساتھ شریک ہیں۔ اور دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ آپ کے والد صاحب مرحوم کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور آپ کو ان کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے آمین

اسی طرح ہم اپنے نئے مبلغ مکرم چوہدری محمود احمد صاحب چیمہ کو خوش آمدید کہتے ہیں اور دعا کرتے ہیں کہ خدا تعالیٰ ان کو آپ کی غیر حاضری میں بھی اور بعد میں بھی صحیح طور پر کام کرنے کی توفیق عطا فرمائے آمین نیز ہم دعا کرتے ہیں کہ خدا تعالیٰ سفر و حضر میں آپکو خیر و عافیت سے رکھے آمین ہماری طرف سے ربوہ اور پاکستان کی دیگر احمدی جماعتوں کو سلام پہنچا کر ممنون فرمائیں۔ ہم ہر وقت ان کی دعاؤں کی امداد کے متمنی ہیں۔

ہم ہیں برادران اسلام و احمدیت

جماعت احمدیہ ہیمبرگ (مغربی جرمنی)"

ایڈریس کے جواب میں مکرم چوہدری صاحب نے فرمایا میں آپ کے جذبات اور تاثرات کا نہایت ممنون ہوں۔ خدا تعالیٰ آپکو اس کی جزائے خیر دے اور آپکو زیادہ سے زیادہ خدمت اسلام کی توفیق عطا فرمائے۔ تاکہ وہ وقت جلد آئے کہ اسلام کا جھنڈا ساری دنیا میں لہرا رہا ہو۔

بالآخر قارئین احباب کی خدمت میں درخواست دعا ہے کہ خدا تعالیٰ ہمیں صحیح معنوں میں اور زیادہ سے زیادہ اس ملک میں پیغام اسلام کو پہنچانے کی توفیق عطا فرمائے

شذرات

علماء اور پانچ بنائے اسلام

روزنامہ ڈیلی بزنس لائل پور "علماء کے سوء کا محاسبہ کیا جائے" کے زیر عنوان لکھتا ہے :-

"اسلام کی بنیاد پانچ اصولوں پر ہے جن میں سے پہلا اصول کلمہ طیبہ پر ایمانِ کامل دوسرا نماز پنجگانہ کی صحیح طریقہ میں ادائیگی سوم رمضان شریف کے مکمل روزے چہارم سال کے بعد نصاب سے زائد مال و دولت پر زکوٰۃ کی ادائیگی اور پنجم بشرط استطاعت صرف اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کے لئے عمر بھر میں ایک مرتبہ حج بیت اللہ شریف کی ادائیگی ہے ــــ لیکن یہ خودساختہ علمائے سوء ان پانچوں بنیادوں کے متعلق مسلمانوں کو ایک بات تک نہیں بتاتے اور نہ ہی انہیں قرآن مجید کی تعلیم حاصل کرنے کی تلقین کرتے ہیں بلکہ اس کے برعکس انہیں ایسے ایسے مسائل سے الجھائے رکھتے ہیں جن کا ایک عام مسلمان کی زندگی سے دور کا بھی واسطہ نہیں اور پھر ان پر اتنا زور دیتے ہیں کہ ناسمجھ لوگ اس غلط فہمی میں مبتلا ہو جاتے ہیں کہ شاید دین کے محولہ بالا پانچ ارکان پر عمل کرنا ان فروعی مسائل کے سلجھانے کی نسبت بالکل فضول یا کم از کم ثواب میں کم تر ہے"

معاصر اب تک اس غلط فہمی میں مبتلا ہے کہ جن علماء کا وہ ذکر کر رہا ہے وہ شاید پانچ ارکان اسلام کو اسلام کی بنیاد سمجھتے ہوں گے حالانکہ ان کے نزدیک تو بنائے اسلام خود ان کے خیالات و افکار ہیں جن سے سرمو انحراف کسی کو خارج از اسلام کرنے کے لئے کافی ہے۔ اگر وہ پانچ بنائے اسلام کو ہی اسلام کی بنیاد سمجھتے تو کوئی بتائے کہ جماعتِ احمدیہ کو وہ کیوں "کافر" قرار دیتے۔ حالانکہ وہ صدق دل سے ان بنائے اسلام پر ایمان رکھتی ہے اور ان کے مطابق اعمال بجالانے ہی کو موجب نجات یقین کرتی ہے۔

"قومی استحکام اور یکجہتی" کی ایک جھلک

ہمارے غیر مبائع دوستوں کا آرگن "پیغام صلح" "اپنی قوم" کے سالانہ جلسہ کی روئداد بتاتے ہوئے لکھتا ہے کہ :-

"ہر سال جب یہ قوم ایک جگہ جمع ہوتی ہے تو ایک نئی زندگی ایک تازہ ایمان اور نئی روح اپنے اندر لے کر جاتی ہے ۔۔۔۔ یہ وہ کیفیات ہیں جو ہمارے امسال کے سالانہ جلسہ میں جو ۲۳، ۲۴، ۲۵ دسمبر ۶۲ء کو منعقد ہوا بدرجہ اولیٰ دیکھنے میں آئیں ۔۔۔۔ ایک دوسرے کے ساتھ مل کر باہمی رشتہ تودد و تعارف جماعتی استحکام و یکجہتی کا موجب ہوا" (پیغام صلح ۲ جنوری ۶۳ء)

اس "نئی زندگی" "تازہ ایمان" اور "جماعتی استحکام و یکجہتی" کی ایک جھلک بھی اسی روئداد سے ملاحظہ ہو۔

کرنل بشیر حسین صاحب کی جو تحریر اس موقعہ پر پڑھ کر سنائی گئی اس میں وہ لکھتے ہیں :-

"چند دنوں سے میں یہ سن رہا ہوں کہ انجمن کوئی ہال بنا رہی ہے اور اسکے متعلق چند خطوط بھی بعض حضرات کے ایک ممبر منتظمہ کی حیثیت سے وصول ہوئے ان میں کچھ اختلافات ہیں۔ کوئی کچھ کہتا ہے اور کوئی کچھ۔ بدقسمتی سے حضرت امیر مرحوم کی وفات کے بعد سے ہمارا یہ معمول ہو گیا ہے کہ ہم ایک کام کا فیصلہ کرتے ہیں تو فوراً بعد خدا معلوم کیوں چند اصحاب اس کی مخالفت شروع کر دیتے ہیں اور اس طرح یہ کام پوری طاقت سے ہم کر نہیں سکتے"

حکومت پر نکتہ چینی

دہلی کی ایک اخباری اطلاع مظہر ہے :-

"پچھلے دنوں حزب مخالف کے طور پر کام کرنے والی پارٹیوں کے راہنماؤں میں سے سابق گورنر جنرل اور سوتنتر پارٹی کے لیڈر شری راج گوپال آچاریہ نے یہاں تقریر کی۔

راجہ جی نے اپنی تقریر میں حکومت پر نکتہ چینی نہیں کی بلکہ اس سلسلے میں عوام سے دو باتیں کہیں ایک تو یہ کہ لوگ ملک میں حکومت کرنے والوں پر نکتہ چینی نہ کریں۔ مبادا اس سے بدلے ہوئے حالات پر کوئی برا اثر پڑے دوسرا یہ کہ میں حکومت سے جو کچھ کہوں گا وہ تنہائی میں کہوں گا"

(آفاق لاہور)

راجہ جی نے جو کہا کاش اس سے اہل پاکستان بھی فائدہ اٹھائیں۔ ہمارے ہاں ایسے لوگوں کی کمی نہیں جو حالات کی نزاکت کو محسوس نہیں کرتے اور اٹھتے بیٹھتے ایسے رنگ میں حکومت پر نکتہ چینی کرنے میں مشغول رہتے ہیں جو ملکی مفاد کے منافی ہے۔

وطن کی محبت اور ملک و ملت کی سچی ہمدردی کے لئے یہ ضروری ہے کہ ہم ملک کے وسیع تر مفاد کو ہمیشہ اپنے سامنے رکھیں اور کوئی ایسی بات زبان یا قلم سے نہ نکالیں جو کسی رنگ میں بھی ملکی مفاد پر برا اثر ڈالنے والی ہو۔

دنیوی علماء اور مامور من اللہ میں فرق

ہفت روزہ چٹان لاہور (۳۱ دسمبر ۱۹۶۲ء) میں مولانا ابوالکلام آزاد کا ایک غیر مطبوعہ خط شائع ہوا ہے۔ اس میں انہوں نے وحی الٰہی سے آسمانی روشنی حاصل کرنے والے وجودوں اور دنیوی علماء میں جو فرق ہے اسے بڑی خوبی کے ساتھ واضح کیا ہے وہ لکھتے ہیں :-

"کائنات ہستی کے جس قدر حوادث و اعمال ہیں ان کے علل و مقاصد کے بارے میں ہماری معلومات ایک خاص حد سے آگے نہیں بڑھ سکتیں۔ یعنی اس حد سے جو ہمارے حواس کے تفحص و تعمق کی آخری حد ہے۔ اس حد سے آگے جو کچھ ہے وہ ہمارے لئے غیر معلوم و مجہول ہے، اس لئے ہماری صحیح حیثیت یہی ہو سکتی ہے کہ عدم علم کا اعتراف کریں۔ منع و نفی کے مدعی نہیں ہو سکتے ہیں۔ امید کرتا ہوں بات آپ پر واضح ہو گئی ہوگی تشریح کی ضرورت نہیں۔ یوں سمجھئے کہ ایک خاص حد تک ہماری نظر و ادراک کے لئے روشنی ہے۔ اس کے بعد تاریکی ہے۔ جہاں سے تاریکی شروع ہوتی ہے۔ ہماری بے بصری کے قدم رک جاتے ہیں اس کے بعد کیا ہے؟ کیا کچھ ہے اور کیا کچھ نہیں ہے اس بارے میں کچھ نہیں جانتے اور اس لئے ہماری حیثیت صرف یہ ہے کہ عدم علم کا اعتراف کریں۔ کسی بات کے لئے نہ تو مثبت ہو سکتے ہیں نہ مانع و منکر قدیم و جدید عہد کے تمام اکابر علم و نظر نے صاف لفظوں میں اس کا اقرار کیا ہے اب ایسا ہوتا ہے کہ علم و بیان کا ایک نیا دروازہ کھلتا ہے ایک انسان وحی الٰہی کے ساتھ آتا ہے اور کہتا ہے جس حد کے بعد سے تمہارے لئے تاریکی ہے۔ میرے لئے روشنی ہے۔ جس حد کے بعد سے تمہارا سرمایہ یقین ختم ہو جاتا ہے، میری یقینیات شروع ہوتی ہیں۔ ھٰذہٖ سبیلی ادعوا الی اللہ علی بصیرۃ انا ومن اتبعنی۔ پس ایسی حالت میں ہمارے لئے علم و دانش کی دو ہی راہیں ہو سکتی ہیں۔ اگر وہ شخص اپنے تمام اقوال و اعمال میں صادق ہے تو اسے قبول کریں۔ کاذب ہے تو انکار کر دیں لیکن وہ جو کچھ بیان کرتا ہے اسے جھٹلا نہیں سکتے۔ کیونکہ وہ جن حدود کے معاملات بیان کرتا ہے ان کے لئے ہمارا موقف عدم علم کا ہے اور اس کا دعوائے علم و بصیرت کا ہے۔ ہم وہاں کے لئے زیادہ سے زیادہ جو کچھ کہہ سکتے ہیں۔ وہ شک سے زیادہ نہیں ہے۔ اور وہ جو کچھ کہتا ہے اس کی بنیاد علم و یقین ہے۔ ہم شک کی بناء پر علم و یقین کو جھٹلا نہیں سکتے"

(چٹان ۳۱ دسمبر ۱۹۶۲ء)

مندرجہ بالا سطور میں جو کچھ بیان کیا گیا ہے وہ اس قابل ہے کہ آسمانی مصلحین اور ماموریّن کے بارے میں غور و تحقیق کرتے وقت اسے ضرور ملحوظ رکھا جائے۔ (شیخ خورشید احمد)

لیسنڈ (بقیہ صفحہ ۲)

سے مکہ میں بطور فتحیاب کے داخل ہوتے ہیں۔ وہ دشمن جنہوں نے آپ کو ایک پل چین لینے نہیں دیا تھا۔ سب کے سب آپ کے روبرو بطور ملزموں کے حاضر ہیں اور آپ بجائے انتقام لینے کے لا تثریب علیکم الیوم کہہ کر سب کو اپنے اعتماد میں لے لیتے ہیں اور ابوجہل کے فرزند عکرمہ کو جو خوف انتقام سے بھاگ گیا تھا اجازت دیتے ہیں کہ وہ اپنے دین پر رہتے ہوئے بھی آپ کی پناہ میں رہ سکتا ہے۔ کسی قسم کی شرط آپ نہیں لگاتے کتنا عظیم نمونہ ہے عمل کا۔

ایمان بے شک بڑی چیز ہے۔ مگر اس وقت جب عمل بھی ساتھ ہو۔ عمل کے بغیر ایمان محض شاعرانہ تخیل ہے۔ یا در ہوا۔ جس کی کوئی حقیقت نہیں۔ یہی وجہ ہے کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ سچا امتی وہی ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات پر پورا

حضرت قاضی محمد یوسف صاحب رضی اللہ عنہ

خودنوشت حالات زندگی

حضرت قاضی محمد یوسف صاحب آف ہوتی مردان نہایت خوبیوں کے بزرگ تھے میں نے ان کے بہت سے تبلیغی ٹریکٹ پمفلٹ رسائل طبع کرائے ان کی تحریر نہایت برجستہ نڈر اور مدلل ہوا کرتی تھی اللہ تعالےٰ ان کے درجات بلند فرمائے پچھلے سال مجلس مشاورت پر تشریف لائے آپ نے تین رسالے در عدن ہر دو حصہ درمنثور مجھے عنایت فرمائے ان میں سے رسالہ درعدن حصہ دوم کے شروع میں پہلے دوسرے صفحہ پر ایک مختصر سوانحعمری لکھی ہے جو درج ذیل کی جاتی ہے۔

(محمد یامین تاجر کتب ربوہ)

مختصر سوانح عمری:۔ قاضی محمد یوسف احمدی

خلف قاضی محمد صدیق خلف قاضی محمد نور خلف قاضی میر عبدالصمد خلف حضرت قاضی محمد قابل رحمتہ اللہ علیہ جد اعلیٰ قاضی خیل ہوتی ضلع مردان جو حضرت امیر المومنین عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے ۳۹ پشت میں ۸ شوال المکرم ۱۳۰۰ھ بمطابق یکم ستمبر ۱۸۸۳ء بمقام ہوتی تولد ہوا۔ سیدنا حضرت احمد قادیانی علیہ السلام سے ۱۵ جنوری ۱۹۰۲ء کو بذریعہ خط بیعت کی اور اخیر دسمبر ۱۹۰۲ء دست مبارک پر قادیان دارالامان میں بیعت کی حضرت احمد سے دسمبر ۱۹۰۲ء لغایت یکم دسمبر ۱۹۰۷ء بار بار شرف ملاقات حاصل کیا اور دسمبر ۱۹۰۲ء جون و جولائی ۱۹۰۴ء مئی ۱۹۰۶ء اور نومبر ۱۹۰۷ء کئی ہفتہ صحبت کا موقعہ ملا اور ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء مطابق ۲۴ ربیع الآخر ۱۳۲۶ھ حضرت احمد مرفوع الی اللہ ہوئے۔

حضرت مولانا نور الدین ۲۷ مئی ۱۹۰۸ء خلیفۃ المسیح اول منتخب ہوئے اور ۲۸ مئی ۱۹۰۸ء کو مسجد مبارک قادیان میں بوقت نماز ظہر پہلی بیعت خلافت ہوئی خاکسار اور حضرت مولانا غلام حسن رضی اللہ عنہ، ساکن پشاور بمعہ چند افراد جماعت احمدیہ پشاور تجدید بیعت خلافت کی حضرت نور الدین کے ایام خلافت میں ہر سال قادیان جاتا رہا حضرت ممدوح بروز جمعہ ۱۳ مارچ ۱۹۱۴ء فوت ہوئے اور بہشتی مقبرہ قادیان میں دفن ہوئے۔

حضرت میرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانی ۱۴ مارچ ۱۹۱۴ء کو منتخب ہوئے خاکسار نے تجدید بیعت ۳۰ دسمبر ۱۹۱۴ء کو قادیان میں جلسہ سالانہ کے موقعہ پر کی۔ مولوی محمد علی امیر ملت باغیہ کا مقابلہ تقریر تحریر تعلیم و نشر میں یکم جنوری ۱۹۱۵ء لغایت یکم دسمبر ۱۹۵۸ء کیا اور خدا تعالےٰ کی تائید اور نصرت سے کامیاب مقابلہ ہوا اور ملت باغیہ کا دعویٰ تھا کہ وہ کل جماعت کا ۱۹/۲۰ ہے مگر اب ۱/۲۰ سے بھی بڑھ کر خود حضرت مولانا غلام حسن رضی خاکسار کی کوشش اور جد و جہد سے داخل بیعت خلافت ثانیہ ہو کر فوت ہوئے۔

خاکسار کی عمر بوقت قبول احمدیت ۱۸ سال تھی اور اب دسمبر ۱۹۵۸ء میں زائد از ۷۵ سال شمسی اور ۷۷ سال قمری ہے خدا تعالےٰ نے تبلیغ احمدیت کی توفیق دی تحریراً کوئی سو رسائل اور اشتہار تحریر کئے اور کثرت سے مسودات قلمی موجود ہیں کوئی سو سے زائد افراد میرے ذریعہ احمدی ہوئے تعمیر مساجد کی سعادت نصیب ہوئی اور خدا تعالےٰ نے بڑی عمر۔ عمدہ صحت، عمدہ صورت اور بڑی عزت عمدہ مکانات اور دو بیویاں اور بیس کے قریب اولاد جن میں سے ۹ زندہ ہیں۔ چار فرزند پانچ دختر۔

چار فرزند۔ محمد احمد۔ محمود احمد۔ بشیر احمد، مسعود احمد ہیں۔ خدا تعالےٰ نے دعائیں سنیں، ہمدرد اور محبت کرنے والے احباب دیئے۔ صوبہ سرحد کا امیر جماعتہائے احمدیہ بہت لمبا سال بنائے رکھا اور خدمت حق کی توفیق عطا فرمائی خدا تعالےٰ عاقبت محمود کرے۔ آمین۔

ذالک فضل اللہ یوتیہ
من یشاء واللہ ذو الفضل
العظیم۔

قاضی صاحب مرحوم کے خاص اوصاف

مجھے قاضی صاحب سے اپریل ۱۹۲۴ء سے تعارف ہے جب کہ بوجہ ملازمت میں لاہور سے تبدیل ہو کر لنڈی کوتل اور پھر پشاور تعینات ہوا قاضی صاحب مہمان نوازی اور سخاوت میں کمال درجہ کے انسان تھے اپنے مہمانوں سے بے حد محبت کرتے اور مجھے بھی مہمانوں کے ہمراہ گھر لے جاتے بہت خاطر تواضع کرتے مہمانوں سے بیٹھ کر دیر تک باتیں کرتے ان کی خیریت پوچھتے احمدیوں اور غیر احمدیوں کے حالات دریافت فرماتے کسی صاحب کو کوئی حاجت ہوتی تو اس کے ساتھ جا کر پوری کوشش کر کے کام کرا دیتے لوگوں کی مالی امداد بھی کرتے تھے قاضی صاحب کی زبان اس قدر شیریں تھی کہ لوگ محبت سے ان کا کلام سنتے حضرت مسیح موعودؑ کے فدائی تھے آپ کو حضرت احمد علیہ السلام یا احمدؑ قادیانی کہہ کر پکارا کرتے تھے آپ غیر احمدی اور مخالف علماء سے سخت سے سخت باتیں سن کر نہایت متانت اور معصومانہ انداز میں دلائل پیش کر کے ان کو چپ کرا دیتے تھے آپ نے پشتو فارسی اور اردو میں متعدد تبلیغی رسائل اور کتابیں لکھیں آپ کا منظوم کلام بھی موجود ہے۔

بالعموم عصر کی نماز کے بعد قرآن کریم کا درس دیتے تھے جس میں احمدی و غیر احمدی شامل ہوتے۔ درس ایسا پر لطف ہوتا جسے چھوڑنے کو جی نہ چاہتا مخالفین گلی سے گذرتے گالیاں دیتے بیٹھے ہوئے لوگوں پر پتھر چلاتے مگر کیا مجال کہ درس میں ذرا بھر بھی رکاوٹ ہو۔

مغرب کی نماز کے بعد انجمن کے ارد گرد رہنے والے اپنے اپنے گھروں سے روٹی لا کر مسجد میں مہمانوں کے ہمراہ کھانا کھاتے۔ کھانا کھاتے جاتے اور قاضی صاحب پر لطف کلام سناتے چلے جاتے ہر آدمی سن کر دل میں مسرت محسوس کرتا۔

ہفتہ میں کم از کم ایک بار ضرور باہر تبلیغ کے لئے تشریف لے جاتے مجھے ان کے ساتھ اسلامیہ کالج سفید ڈھیری پبی۔ مردان۔ نوشہرہ اور پشاور کے مضافات میں جانے کا موقع ملا ہے، خوانین کے مکان پر جا کر ان کے علماء اور گاؤں کے عوام کو بلا کر ایسی عمدہ باتیں کرتے کہ ان کے شبہات پل بھر میں دور کر دیتے دلائل کی ایسی دیوار کھڑی کر دیتے کہ کوئی عالم اسے توڑ نہ سکتا۔ قاضی صاحب کے کلام کو لوگ بطور انحصاری تسلیم کرتے۔ غیر مبائع حضرات سے بھی ملتے ان سے تبادلہ خیالات کرتے ان کے دکھ سکھ میں شریک ہوتے انھیں اپنی مسجد میں لاتے اور خاطر و مدارات کرتے۔ قیدیوں اور دیگر محتاجوں کی مدد بھی کرتے اور ان کے گھر والوں کی حسب توفیق امداد فرماتے۔

گھر۔ باہر۔ بازار میں۔ چلتے پھرتے کسی کی موت پر۔ گاڑی میں۔ تانگہ پر غرض ہر حالت میں احمدیت کا پیغام دوسروں تک پہنچاتے۔ غرض ایک غیور اور جوانمرد۔ راست گو اور احمدیت کے فدائی بزرگ تھے جنہوں نے ساری عمر تبلیغ اسلام میں گذاری۔ دعا ہے کہ اللہ تعالےٰ ان کے درجات کو بلند کرے اور پس ماندگان پر فضل عظیم نازل کرے آمین یا رب العالمین۔

(خاکسار کیپٹن محمد سعید دار الرحمت غربی ربوہ)

رسالہ مصباح کا خاص نمبر

جیسا کہ پہلے اعلان کیا جا چکا ہے کہ فروری میں مصباح کا عام پرچہ شائع ہوگا اور مارچ کا پرچہ سالنامہ ہوگا جو اسلام میں عورت کا مقام نمبر ہے۔ مجوزہ عنوان ایک بار پھر شائع کئے جا رہے ہیں امید ہے بہنیں اس کے لئے پوری توجہ سے مضمون اور خانہ داری اور کشیدہ کاری سے متعلقہ معلومات جلد بھجوائیں گی۔

سالنامہ کے بعض مجوزہ عنوان۔

۱۔ عورت کے حقوق و فرائض
۲۔ عورت بحیثیت بیوی
۳۔ عورت بحیثیت ماں
۴ عورت بحیثیت بیٹی
۵۔ عورت مذاہب عالم کی نظر میں
۶۔ عورت تاریخ عالم میں
۷۔ دنیا کی مشہور عالم تاریخی عورتیں
۸۔ عورت کا بڑے بڑے انقلابات میں حصہ
۹۔ صحابیات کے کارنامے
۱۰۔ احمدی خواتین نے اسلاف کی یاد تازہ کر دی
۱۱۔ عورت اور اس کے خانگی فرائض
۱۲۔ عورت اور بچوں کی تربیت کا اہم فریضہ
۱۳۔ قرآن کریم میں عورت کا ذکر
۱۴۔ ماں کے قدموں کے نیچے جنت ہے
۱۵۔ اگر پچاس فیصدی عورتوں کی اصلاح ہو جائے تو . . . .
۱۶۔ تعلیم کے فروغ میں عورتوں کی امداد
۱۷۔ عورتوں کی مشہور بین الاقوامی تنظیمیں
۱۸۔ موجودہ آزادی کے بعد عورت نے کیا پایا کیا کھویا
۱۹۔ سائنسدان عورتیں۔

(مدیرہ مصباح)

ایک قابل تقلید نمونہ

محترمہ آمنہ صدیقہ زوجہ سردار مقبول احمد صاحب ذبیح شاہد واقف زندگی تحریک جدید ربوہ نے تعمیر مساجد ممالک بیرون کے لئے مبلغ پانچ روپے اس خوشی میں ارسال فرمائے ہیں کہ ان کے بچے عزیز مبین احمد نے تین سال کی عمر میں سورۃ فاتحہ پڑھ کر سنائی نیز درثمین کا یہ شعر اکثر پڑھتا ہے:۔

نور فرقاں ہے جو سب نوروں سے اجلیٰ نکلا
پاک وہ جس سے یہ انوار کا دریا نکلا

احمدی گھرانوں میں قرآن مجید کی تعلیم حاصل ہونے پر اظہار خوشی کرنا ان کے قرآن مجید سے عشق پر دلالت کرتا ہے اللہ تعالےٰ اس عشق کی چنگاری ہر دل میں لگائے کہ اس کے نتیجہ میں انفرادی اور جماعتی ہر دو قسم کی ترقیات مضمر ہیں۔

قارئین کرام دعا فرمادیں کہ اللہ تعالےٰ محترمہ موصوفہ کی اس مخلصانہ قربانی کو شرف قبولیت بخشے اور ان کے بچوں کو صحت اور تندرستی والی لمبی عمر دے کر ان کے وجودوں کو اسلام اور احمدیت کے لئے مفید ترین وجود بنائے اور ان کے اپنی اولاد کے بارہ میں جو نیک مقاصد اور ارادے ہیں انھیں اپنے فضل و کرم سے پورا فرما کر ہمیشہ اپنے خاص انعامات سے نوازتا رہے۔ آمین (وکیل المال اول تحریک جدید)

درخواست دعا

میری اہلیہ بشریٰ نزہت تقریباً دو ہفتہ سے بعارضہ کھانسی بخار بیمار ہے خاکسار کے خسر چوہدری برکت اللہ خاں صاحب کاٹھ گڑھی بھی عرصہ چار پانچ سال سے جوڑوں کی درد کی وجہ سے بیمار چلے آ رہے ہیں احباب دعا فرما دیں کہ مولا کریم تندرستی اور صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرماوے۔

(چوہدری محمد اکبر خانی۔ اکونٹنٹ ایجنسی محمد آباد سٹیٹ براستہ ٹاہلی ضلع تھرپارکر)

اعلان سال ۲۹/۱۹ تحریک جدید کے پہلے دن کی فہرست

تحریک جدید کے سال ۲۹/۱۹ کے اعلان پر امسال جس کثرت سے پہلے دن وعدے موصول ہوئے انھوں نے گذشتہ سالوں کے ریکارڈ کو مات کر دیا ہے ایسے مجاہدین کی فہرست متعدد اقساط میں شائع کی جا چکی ہے لیکن مزید قسط درج ذیل ہے قارئین کرام سے ان کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(وکیل المال اول تحریک جدید)

نام	مقام	روپے
شیخ بشیر احمد صاحب	راولپنڈی	۷-۵۰
بیگم صاحبہ	"	۶-۵۰
ملک مبارک احمد صاحب	"	۱۰-۰۰
چوہدری شفاعت احمد	"	۱۰-۰۰
حکیم محمد جمیل صاحب	"	۱۰-۰۰
ملک نور احمد مع بزرگان سلف حلقہ مسجد	"	۲۱-۱۲
سردار گل زمان صاحب	"	۶۵-۰۰
چوہدری نذیر احمد صاحب	"	۵-۰۰
شیخ منور احمد صاحب بی اے ایف	"	۱۵-۰۰
قریشی رشید احمد صاحب	"	۶-۰۰
محمد الدین صاحب مع خاندان	"	۸-۳۶
عبدالرحمن صاحب ڈھوک کھبہ	"	۵-۰۰
بشیر محمد صاحب آفریدی	"	۲۵-۰۰
میاں رحمت اللہ صاحب	"	۳۲-۷۵
ماسٹر خدا بخش صاحب مع خاندان	"	۲۸-۰۰
محمد عبداللہ صاحب کانپوری مع خاندان	"	۴۵-۰۰
میاں اللہ بخش صاحب ریٹائرڈ پوسٹ ماسٹر	"	۱۰۱-۲۵
قاضی عبدالغنی صاحب	"	۲۰-۰۰
نصر اللہ خاں صاحب مع خاندان	"	۱۲-۷۵
ملک سعید احمد صاحب مع بیگم صاحبہ	"	۸-۲۵
چوہدری عبدالکریم صاحب خادم مسجد مع خاندان	"	۲۱-۵۰
لطیف احمد و مجید احمد صاحبان برادران	"	۸-۰۰
ام فضل کریم صاحب مع پسر	"	۱۸-۰۰
سردار نور محمد صاحب	"	۵-۰۰
قاضی محمد نذیر صاحب مع خاندان	"	۳۵-۵۰
چوہدری محمد طفیل صاحب ناظم تحریک جدید	"	۲۳-۰۰
شیخ اللہ بخش صاحب صراف حلقہ مسجد راولپنڈی	"	۳۲-۰۰
عطاء اللہ صاحب صراف	"	۱۸-۰۰
افتخار ملک صاحب	"	۵-۵۰
شیخ نصیر احمد صاحب	"	۵-۰۰
ملک محمد اسحاق صاحب مع خاندان	"	۲۱-۰۰
بسم اللہ بیگ صاحب مع خاندان	"	۷۷-۳۶
چوہدری فضل احمد صاحب مع خاندان	"	۳۲-۰۰
یمین المیامن صاحب شہر راولپنڈی		۱۰-۵۰
مستری تاج دین صاحب مع خاندان	"	۶-۱۹
پیر انوار الدین صاحب	"	۱۸۳-۵۰
چوہدری عزیز احمد صاحب مع اہلیہ صاحبہ		۳۵-۰۰
رشید احمد صاحب برادر	"	۳۰-۰۰
والدہ صاحبہ	"	۹-۰۰
شمشاد اختر صاحبہ	شہر راولپنڈی	۸-۰۰
ممتاز احمد صاحب		۶-۵۰
بشیر احمد صاحب بھٹی معلم احمدیہ مشن کالج	"	۱۹-۷۵
رشید احمد صاحب بھٹی	"	۳۰-۲۵
صفیہ بیگم صاحبہ اہلیہ نصیر احمد صاحب بھٹی	"	۶-۲۵
چوہدری عبداللہ خاں صاحب مع خاندان		۸۵-۰۰
بشیر محمود صاحب مع خاندان		۳۲-۰۰
چوہدری خلیل احمد صاحب مع اہلیہ صاحبہ		۳۳-۰۰
عبدالسلام صاحب بھٹی معہ خاندان		۱۰۵-۰۰
ریاض احمد صاحب گھمن مع خاندان		۲۵-۷۵
ملک منیر احمد صاحب	"	۵-۲۵
میاں نور احمد صاحب سنوری مع بچگان		۴۲-۷۵
چوہدری محمد اقبال صاحب		۵-۵۰
حمیدہ خانم صاحبہ بنت شیخ عبداللہ صاحب مرحوم		۶-۱۲
رشید احمد صاحب سنوری مع خاندان		۱۲۰-۰۰
بچگان رقیہ بیگم صاحبہ		۲۱-۰۰
جمیل احمد صاحب ایاز		۱۳۰-۰۰
بیگم صاحبہ	"	۲۰-۰۰
محمد حسین صاحب بٹ ریلوے لائنز معہ اہلیہ صاحبہ	راولپنڈی	۲۸-۰۰
غلام محمد صاحب فنر	"	۴۰-۰۰
بشیر محمد صاحب شافی مع خاندان	"	۱۳۸-۰۰

دعائے مغفرت

خاکسار کے والد ملک غلام جیلانی صاحب احمدی امین آبادی بعمر ۶۵ سال بروز پیر ۲۴ دسمبر ۱۹۶۲ء کو داعی اجل کو لبیک کہہ گئے
انا للہ و انا الیہ راجعون
آپ نہایت مخلص احمدی تھے پابند صوم و صلوٰۃ اور تہجد گزار تھے جنازہ میں بہت کم احباب نے شرکت کی احباب جماعت احمدیہ اور بزرگان سلسلہ سے خصوصی درخواست ہے کہ وہ ان کے لئے دعائے مغفرت فرمائیں اللہ تعالےٰ ان کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مدارج سے نوازے اور ہمیں صبر کی طاقت بخشے آمین۔

خاکسار ایم عبدالقادر
۲- رحمان پورہ- اچھرہ لاہور

تعلیم الاسلام کالج گھٹیالیاں میں،

انگریزی، عربی اور فارسی میں فی البدیہہ تقاریر

مورخہ ۳۰ جنوری ۶۳ء کو تعلیم الاسلام کالج گھٹیالیاں یونین کے زیر اہتمام تین زبانوں میں فی البدیہہ تقاریر ہوئیں جس میں اساتذہ اور طلباء نے مشترکہ طور پر حصہ لیا محترم جناب بابو قاسم دین صاحب امیر جماعت احمدیہ سیالکوٹ نیز ارد گرد کے علاقے کے سرکردہ افراد بھی موجود تھے طلباء میں سے خاکسار نذیر احمد خادم۔ افتخار احمد صاحب طاہی اور مولوی نصیر صاحب نے اپنے اپنے مضامین پڑھے پھر جناب پروفیسر محمد نواز صاحب نے فارسی زبان میں ایرانی تہذیب اور پاکستانی تہذیب کے مشترکہ اصولوں کا ذکر کیا اور ثابت کیا کہ دونوں ممالک کے کلچر کی اشتراک کی وجہ دراصل فارسی زبان کا اردو کا سرپرست ہونا ہے اس کے بعد پروفیسر محمد عثمان صاحب نے عربی زبان میں قرآن کریم کی زبان کی ہمہ گیری کا ذکر کیا اور فرمایا کہ عربی زبان کا جو اسلوب قرآنی ادب میں ظاہر ہوا ہے وہ اپنی نظیر آپ ہے۔

ان کے بعد جناب عبدالسلام صاحب اختر ایم اے پرنسپل گھٹیالیاں کالج نے دونوں مقرروں کی تقاریر کا ترجمہ اور خلاصہ انگریزی زبان میں فرمایا اور مختلف مثالیں دیتے ہوئے واضح فرمایا کہ عربی زبان اپنی انفرادیت میں ادب کی دنیا میں بھی نہایت ممتاز ہے۔ ازاں بعد محترم بابو قاسم دین صاحب نے طلباء سے خطاب فرمایا اور انھیں اخلاق اور نماز کی عادت ڈالنے کی طرف توجہ دلائی آخر میں چوہدری عبداللہ خاں صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ تلعہ صوبھا سنگھ نے فرمایا کہ آج کے اجلاس میں اس مقصد کے پورا ہونے کے آثار دیکھ رہا ہوں جس کی مجھے کالج کے قیام سے پہلے ایک عمر آرزو رہی اجلاس دعا کے بعد اختتام پذیر ہوا۔

(نذیر احمد خادم سیکرٹری یونین)

اضلاع ہوشیار پور جالندھر کے اصحاب حضرت مسیح موعودؑ

خاکسار بعض احباب کے تعاون سے اضلاع ہوشیار پور جالندھر کے صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے حالات زندگی اصحاب احمد میں شائع کرنے کے لئے کوشاں ہے احباب جلد از جلد اقارب صحابہ کے حالات ارسال کر کے ممنون فرمائیں یہ بھی مہربانی کر کے مطلع فرمائیں کہ اور کس کس سے مزید حالات دستیاب ہو سکتے ہیں۔

(ملک صلاح الدین ایم اے مولف اصحاب احمد قادیان)

درخواست ہائے دعا

میرے ابا جان کچھ دنوں سے کھانسی کی وجہ سے بیمار ہیں نیز میرے چچا جان کا لڑکا محمد ادریس کی بائیں آنکھ کی نظر بند ہو گئی ہے اس وقت وہ میو ہسپتال لاہور میں داخل ہے۔ احباب صحت کے لئے دعا فرمادیں۔ (محمد انور حق بٹ - مغل پورہ لاہور)

۲- احمد بخش صاحب سب اسسٹنٹ انسپکٹر پولیس بعارضہ دل بیمار رہتے ہیں نیز عزیزان قادر بخش خاں و غلام حسن خاں بہت عرصہ سے بیمار ہیں تمام بزرگان و احباب جماعت کی خدمت میں درخواست ہے کہ ان عزیزان کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرمادیں

(خاکسار علی محمد سیکرٹری مال جماعت احمدیہ بستی بزدار ضلع ڈیرہ غازی خاں)

۳- بندہ کے چھوٹے بھائی پٹواری سلطان محمود بیمار ہیں اور سول ہسپتال سرگودھا میں زیر علاج ہیں احباب جماعت سے ان کی صحت کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (خاکسار محمد عبداللہ خان)

۴- میرا لڑکا ملک حمید احمد بی اے واقف زندگی ٹی بی کا مریض ہے اس کا بائیں پھیپھڑے کا اپریشن ہو رہا ہے اپریشن کی کامیابی اور کامل صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

(ملک برکت علی گورنمنٹ پنشنر - حافظ آباد)

۵- مکرم ڈاکٹر نور الدین صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ بدوملہی ضلع سیالکوٹ اور مکرم ڈاکٹر عبدالکریم صاحب حال ربوہ بیمار ہیں۔ احباب سے ان کی صحت کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(فضل الرحمن لدھیانوی کیانوالہ)

۶- میری بچی امینہ یاسمین چھت پر سے گر پڑی ہیں جس کی وجہ سے سخت تکلیف ہے۔ احباب جماعت دعا کریں اللہ تعالیٰ جلد کامل صحت عطا فرمائے۔ آمین - (مسز چغتائی رحمان پورہ اچھرہ لاہور)

۷- میرا چھوٹا بھائی عزیزم صادق علی بعمر بیس اکیس سال آج کل بہت بیمار ہے حالت تشویشناک ہے بزرگان سلسلہ اور درویشان قادیان عزیز کی صحت کے لئے دعا فرمادیں۔

(حکیم نور علی خاں محصل حلقہ سول لائنز لاہور)

پاکستان اور بیرونی ممالک کی بعض اہم خبروں کا خلاصہ

• ہانگ کانگ ۱۵ ؍ جنوری۔ چینی خبر رساں ایجنسی نے اطلاع دی ہے کہ چین اور نیپال کی حکومتوں کے درمیان لاسہ اور کھٹمنڈو کو سڑک سے ملانے کے ایک معاہدہ پر دستخط ہو گئے ہیں۔ اس سے قبل کھٹمنڈو سے اطلاع ملی تھی کہ اس منصوبہ کی تکمیل کے لئے چینی حکومت نے نیپال کو ۳۵ لاکھ پاؤنڈ کی امداد دینے کا وعدہ کیا ہے جو کہ کھٹمنڈو سے نیپال کی سرحد تک سڑک کی تعمیر پر صرف کئے جائیں گے اس کے علاوہ اس حصہ کی تکمیل کے لئے چین ضروری مشینری اور سامان بھی مہیا کریگا۔

• لنڈن ۱۵ ؍ جنوری پاکستان کے وزیر خزانہ مسٹر محمد شعیب اور منصوبہ بندی کمیشن کے ڈپٹی چیئرمین مسٹر محمد سعید حسن واشنگٹن جاتے ہوئے کل یہاں پہنچے مسٹر شعیب اور مسٹر سعید حسن کے دورے کا ایک مقصد یہ بھی ہے کہ پاکستان میں بھاری صنعتوں کے قیام کے لئے غیر ضروری سرمایہ کاروں کو آمادہ کیا جائے۔ مسٹر شعیب اس بارے میں بڑے پُر امید ہیں کہ وہ طاس سندھ کی تعمیرات کے لئے مزید مالی امداد حاصل کر لیں گے۔

• کراچی ۱۵ ؍ جنوری۔ سینٹو کے سیکرٹری جنرل ڈاکٹر اے اے خلعت باری نے کل محکمہ خارجہ کے قائمقام سیکرٹری مسٹر جے۔ جی خراس سے ملاقات کی۔ یہ ملاقات دو گھنٹے جاری رہی خیال ہے کہ اس ملاقات کے دوران سنیٹو کے آئندہ اجلاس کے متعلق تنظیمی امور پر بات چیت ہوئی۔ ڈاکٹر خلعت باری ۱۷ ؍ جنوری تک یہاں قیام کریں گے اور ۱۶ ؍ جنوری کو وزیر خارجہ کی دعوت میں شرکت کریں گے۔

• ڈھاکہ ۱۵ ؍ جنوری پاکستان میں جاپان کے سفیر مسٹر کاک سوبو نے کل یہاں ایک پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کشمیری عوام کے حق خود ارادیت کی پر زور حمایت کی آپ نے کہا اقوام متحدہ نے حق خود ارادیت کے اصول کو تسلیم کیا ہے چنانچہ جو ملک اس حق کی خلاف ورزی کرتا ہے وہ اقوام متحدہ کے منشور کی خلاف ورزی کرتا ہے۔ اس سے آپ کا مطلب بھارت تھا جو کشمیریوں کو حق خود ارادیت دینے سے انکار کر کے اقوام متحدہ کے منشور کی خلاف ورزی کر رہا ہے۔ مسٹر کاک سوبو نے کہا میری حکومت بھارت اور پاکستان کی دوست ہے۔

• کھٹمنڈو ۱۵ ؍ جنوری۔ نیپال اور چین کے درمیان سرحدی مسائل حل کرنے کے لئے اس ہفتہ کے آخر میں پیکنگ میں دونوں ممالک کے درمیان ایک معاہدہ پر دستخط کئے جائیں گے نیپال کے وزیر خارجہ ڈاکٹر تلسی گری اپنے ملک کی طرف سے دستخط کرنے کے لئے ۱۶ ؍ جنوری کو پیکنگ جائیں گے۔ چین کی طرف سے اس معاہدہ پر وزیر خارجہ مارشل چن یی دستخط کریں گے۔

• پیرس ۱۵ ؍ جنوری یورپ میں سردی کی ایسی سخت لہر آئی ہے جس سے تقریباً سارے دریا جم گئے ہیں دریاؤں میں جہاز رانی بالکل بند ہو گئی ہے۔ برف باری کی وجہ سے سڑکوں پر آمد و رفت پہلے ہی بند ہو گئی تھی۔ اب برسلز کا ہوائی اڈہ بھی بند ہو گیا ہے مختلف علاقوں سے حادثات کی خبریں مل رہی ہیں۔

• لزبن ۱۵ ؍ جنوری۔ پرتگال میں کل رات سے سارے قحبہ گھروں کو بند کر دیا گیا۔ پرتگال ہی یورپ کا واحد ملک تھا جہاں قانونی طور پر قحبہ گری کی اجازت تھی سرکاری اعداد و شمار کے بموجب پرتگال میں سات ہزار سے زائد رجسٹرڈ طوائفیں تھیں۔ اسکے علاوہ غیر قانونی طور پر تیس ہزار سے زائد عورتیں پیشہ کرتی تھیں۔

• نیویارک امریکہ کے نائب وزیر امور مشرق بعید مسٹر ایورل ہیری مین نے اتوار کو یہاں کہا میں یہ محسوس کرتا ہوں کہ پاکستان اور بھارت کے درمیان کشمیر کا مسئلہ حل ہو جانے سے دونوں ملکوں کے درمیان اقتصادی اور دفاعی تعاون کے لئے راہ ہموار ہو جائیگی۔

اعلان نکاح

میرے نواسے نصیر الرحمٰن ناصر ابن حکیم حفیظ الرحمٰن صاحب حنیف کا نکاح ہمراہ امتہ الحکیم بنت محترم قریشی غلام قادر صاحب (ڈینٹل کلاتھ ہاؤس اوکاڑہ) بمبلغ دو ہزار روپیہ حق مہر پر بموقع جلسہ سالانہ ۲۸ $\frac{۱۲}{۶۲}$ کو جلسہ گاہ میں محترم مولانا جلال الدین صاحب شمس نے قبل از خطبہ جمعہ پڑھا۔

احباب جماعت دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین کے لئے مبارک کرے۔ آمین

(قدرت اللہ سنوری محلہ دار النصر ربوہ)

درخواستِ دعا

میرا نواسہ عزیز منصور احمد ابن صوفی عزیز احمد صاحب آف کینیڈا البحار حال کینیڈا میں بیمار ہے۔ جماعت کے احباب سے عموماً اور صحابہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام اور درویشان قادیان سے خصوصاً درخواست ہے کہ اسکی کامل و عاجل صحت کے لئے درد دل سے دعا فرماویں کہ شافی مطلق اسکو اس مرض سے مکمل شفا بخشے۔ آمین۔

عاجز محمود احمد
راجپوت سائیکل ورکس نیلا گنبد لاہور

ماہنامہ انصار اللہ کے متعلق

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کا ارشاد

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی نے انصار اللہ کے آٹھویں سالانہ اجتماع کے موقع پر اپنے روح پرور افتتاحی خطاب میں انصار کو بیش بہا نصائح سے نوازتے ہوئے علی الخصوص ماہنامہ "انصار اللہ" کو حسب ذیل سندِ قبولیت سے نوازا۔ آپ نے فرمایا:۔

"میں اس جگہ رسالہ "انصار اللہ" کے متعلق بھی کچھ کہنا چاہتا ہوں۔ یہ رسالہ خدا کے فضل سے بڑی قابلیت کے ساتھ لکھا جاتا اور ترتیب دیا جاتا ہے اور اس کے اکثر مضامین بہت دلچسپ اور دماغ میں جلاء پیدا کرنے اور روح کو روشنی عطا کرنے میں بڑا اثر رکھتے ہیں۔ پس انصار اللہ کو چاہیئے کہ اس رسالہ کو ہر جہت سے ترقی دینے کی کوشش کریں۔ اس کی اشاعت کا حلقہ وسیع کریں اور اس کے لئے مختلف علمی موضوع پر اچھے اچھے مضامین لکھ کر بھجوائیں تاکہ اس کی افادیت میں ترقی ہو اور جماعت میں اس کے متعلق دلچسپی بڑھتی چلی جائے۔"

یہ نہایت درجہ قیمتی اور مفید رسالہ آپ صرف چھ روپے ادا کر کے ایک سال کیلئے اپنے نام جاری کرا سکتے ہیں۔ اس معمولی رقم کے عوض آپ کو گھر بیٹھے بہت دلچسپ، دماغ میں جلاء پیدا کرنے اور روح کو روشنی عطا کرنے والے مضامین سے مستفید ہونے کا انمول موقع میسر آئے گا۔

(قائد اشاعت مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

امانت تحریک جدید کے متعلق

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے امانت فنڈ تحریک جدید کے متعلق ارشاد فرمایا ہے کہ:۔

"احباب سلسلہ اور اپنے مفاد کے مدنظر اپنا روپیہ امانت تحریک جدید کے فنڈ میں رکھوائیں۔ میں تو جب تحریک جدید کے مطالبات پر غور کرتا ہوں ان سب میں امانت فنڈ تحریک جدید کی تحریک پر خود حیران ہو جایا کرتا ہوں اور سمجھتا ہوں کہ امانت فنڈ کی تحریک الہامی تحریک ہے کیونکہ بغیر کسی بوجھ اور غیر معمولی چندہ کے اس فنڈ سے ایسے ایسے کام ہوتے ہیں کہ جاننے والے جانتے ہیں وہ ان کی عقل کو حیرت میں ڈالنے والے ہیں۔"

احباب جماعت حضور کے اس ارشاد کے مطابق امانت تحریک جدید میں رقم جمع کروا کر ثواب دارین حاصل کریں۔

(افسر امانت تحریک جدید)

نصرت ہائر سیکنڈری سکول فار گرلز ربوہ میں ایم ایس سی یا بی ایس سی کی فوری ضرورت

نصرت ہائر سیکنڈری سکول فار گرلز ربوہ میں ایک ایم۔ ایس سی لیکچرار یا بی۔ ایس سی ٹیچر کی فوری ضرورت ہے۔ ملازمت کی خواہش مند خواتین مع اسناد ذاتی طور پر انٹرویو کے لئے ۲۵ر جنوری ۶۳ء تک حاضر ہوں۔ تنخواہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ کے منظور شدہ گریڈ کے مطابق دی جائیگی۔ گریڈ درج ذیل ہیں۔ مہنگائی الاؤنس علاوہ ہوگا ـــ ایم۔ ایس سی ۱۶۵ ـ ۱۵/۳۷۵ ـ ۱۵ ـ ۲۰۰
بی۔ ایس سی ۱۳۰ ـ ۱۰ ـ ۲۵۰/۱۵ ـ ۳۵۵

(پرنسپل نصرت ہائر سکنڈری سکول ربوہ)

ہمیشہ یاد رکھیئے

احمدیت ایک روحانی جام ہے جو اللہ تعالیٰ نے موجودہ زمانہ کی پیاسی روحوں کی پیاس بجھانے کے لئے آسمان سے نازل کیا ہے۔

الفضل کی توسیع اشاعت بھی اس روحانی جام کو لوگوں تک پہنچانے کا ایک بہت بڑا ذریعہ ہے۔

اسے ہمیشہ یاد رکھیئے

(مینجر الفضل)

چار سمگلر پکڑے گئے

لاہور۔ اتوار کی رات کو رینجرز نے سرحدی موضع سرجہ مرجہ میں چھاپہ مار کر سمگلروں کے ایک گروہ کے چار ارکان کو گرفتار کر لیا ستلج رینجرز نے ملزموں کے قبضہ سے تقریباً پانچ من سے زائد ناجائز افیون اور پانچ ہزار روپے سے زائد مالیت کی سمگل شدہ گھڑیاں اور دوسرا سامان برآمد کر لیا۔

انہوں نے گرفتاری کے بعد انکشاف کیا ہے کہ وہ پاکستان سے افیون سمگل کر کے بھارت کے سمگلروں سے پھول کتھا کا تبادلہ کرتے ہیں۔ چاروں مبینہ سمگلر رحمت خاں میو سمی خاں میو۔ منگتا خاں وغیرہ سرحدی موضع گھنگے نقانہ برکی کے رہنے والے ہیں ستلج رینجرز کے پلاٹون کمانڈر جمعدار محمد اسلم خاں نے پولیس کو رپورٹ میں بتایا ہے کہ کل نصف رات گئے جب وہ سرحد پر سمگلروں کی ناکہ بندی کئے بیٹھے تھے کسی نے پاکستانی علاقہ کی طرف سے سیٹی بجائی تو انہوں نے بھی سیٹی کا جواب دیا جس پر ملزموں کا سرغنہ رحمت اسے اپنا ساتھی سمجھ کر سامنے آگیا۔ جسے فوراً پکڑ لیا گیا۔ پھر اسی طرح "سیٹیاں" بجا کر دوسرے تینوں سمگلروں کو بھی اسی مقام پر بلا کر پکڑ لیا گیا۔

امیر ضلع حیدر آباد کا انتخاب

امیر ضلع حیدر آباد کا انتخاب بتاریخ ۲۷ر جنوری بمقام احمدیہ ہیڈ کوارٹر ہال حیدر آباد بوقت ۵ بجے شام منعقد ہو رہا ہے۔ جملہ صدر صاحبان ضلع حیدر آباد سے توقع کی جاتی ہے کہ وہ اس عہدے کی اہمیت کے پیش نظر ضرور اس انتخاب میں حصہ لیں گے گذشتہ انتخاب کورم پورا نہ ہونے کی وجہ سے ملتوی کرنا پڑا تھا۔ اس اجلاس میں جو صدر صاحبان شرکت نہیں فرمائیں گے۔ ان سے باز پرس کی جائے گی۔

عبد الرحمٰن صدیقی

(امیر جماعتہائے حیدر آباد ڈویژن)

یمنی فوج نے حملہ آوروں کو مار بھگایا

قاہرہ گذشتہ بدھ کو سعودی عرب کی طرف سے یمن کے علاقے میں داخل ہونے کی کوشش کو سخت جھڑپ کے بعد ناکام بنا دیا گیا اس تصادم میں شاہ پرستوں کے ۶۵ آدمی ہلاک اور تیس زخمی ہو گئے ہیں یہ انکشاف اخبار الاہرام نے کیا۔ اخبار نے بتایا کہ مصری اور انقلابی یمن کی فوجوں نے اس کارروائی کے دوران بہت سا

فضل عمر جونیئر ماڈل سکول ـــ نرسری کلاس میں داخلہ

فضل عمر جونیئر ماڈل سکول کی نرسری کلاس میں داخلہ شروع ہے جو اس ماہ کے آخر تک جاری رہے گا۔ خواہشمند اپنے بچوں کو داخل کروا کر سکول کی اعلیٰ تعلیم اور خوشگوار ماحول میں فائدہ اٹھائیں۔

(ہیڈ مسٹرس فضل عمر جونیئر ماڈل سکول ـــ ربوہ)

اسلحہ بھی پکڑا ہے۔ جس میں امریکہ کی بنی ہوئی راکٹ پھینکنے والی ایک مشین اور بکتر بند گاڑی تھی۔ ان پر سعودی عرب کو امریکی امداد کے الفاظ درج تھے۔ اردنی فوجیں جس طرز کا برطانوی اسلحہ استعمال کرتی ہیں وہ بھی پکڑا گیا ہے